السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

قرآن مجید کی وہ آیتیں جن میں استفہام وسوال ہے جیسے فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَاتُکَذِّبَانِ ۔ ''اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی وغیرھم یا دیگر آیتیں جن میں حساب وکتاب کا ذکر ہو جیسے اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ وغیرہ جب پڑھ لیجائیں تو کیا ان کے جوابات یا دعائیں حسب موقع صرف پڑھنے والے ہی دے سکتے ہیں یا سننے والے بھی جوابی دعائیں پڑھیں اور نماز میں صرف امام ہی جواب دے سکتا ہے یا مقتدی کو بھی جواب دینا چاہیے، نیز یہ بھی تحریر فرمائیے کہ جوابی دعا بلاند آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ اور یہ جواب دینا مستحب ہے یا فرض وسنت؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آیاتِ مذکورہ کا جواب جس طرح قاری کو دینا چاہیے اسی طرح سامع کو بھی دینا چاہیے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوقت قرأت ان آیتوں کا جواب دینا ثابت ہے اور آپ کا ہر قول وفعل امت کے لیے ہر وقت دستور العمل ہے تاوقتیکہ اس کی تخصیص وقت خاص یا شخص خاص یا حالت خاص کے ساتھ ثابت نہ ہو مثلاً رفع الیدین اور وضع الیدین علی الصدر اور سبابہ فی التشہد اور جلسۂ استراحت اور تورک اور قبل افتتاح قرأت کے اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا و سبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔ یا اِنِّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ یا اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پڑھنا یا رکوع میں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ اور سجدہ میں میں لک سَجَدَ وَجْھِیَ وَعِظَامِیْ وَمُخِّیْ پڑھنا وغیر ذالک یہ ایسے افعال ہیں جن کی مسنونیت میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا اور امت محمدیہ میں سے ہر شخص کے لیے یہ افعال مسنون ہیں خواہ وہ شخص امام ہو یا مقتدی، خواہ منفرد ہو، حالاں کہ یہ کہیں ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقتدیوں کو ان امور کی تعلیم فرمائی ہو یا عام طور پر حکم دیا ہے۔ پھر بھی یہ احکام ہر شخص کے لیے اسی وجہ سے عام رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ یعنی تم اسی طرح نماز پڑھو جیسا کہ تم مجھے پڑھتے دیکھتے ہو اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ پس بنا بر تقریر ہذا آیاتِ مسئولہ کا جواب ہر شخص کو دینا چاہیے عام ازیں کہ قاری ہو یا سامع نماز میں ہو یا غیر نماز میں، اتباعاً لفعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما رواہ ابوداؤد عن ابن عباس اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ '' اور ایک روایت میں ہے کہ عن مُوسیٰ بنِ عَائِشَةَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُصَلِّی فَوْقَ بَیْتِہٖ وَکَانَ اِذَا قَرَأَ اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی قَالَ سُبْحَانَکَ فَبَلٰی فَسَاَلُوْا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بیہقی میں ہے عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَرَأَ فِی الضُّحٰی بَسِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (الحدیث) ابوداؤد میں عوف بن مالک الاشجعیؓ سے روایت ہے کہ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْلَةً فَقَامَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ لَایَمُرُّ بِاٰیَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَاَلَ وَلَایَمُرُّ بِاٰیَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ قَالَ ثُمَّ رَکَعَ بِقَدْرِ قِیَامِہٖ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَائِ وَالْعَظْمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ قِیَامِہٖ ثُمَّ قَالَ فِیْ سُجُوْدِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ اٰلَ عِمْرَانَ ثُمَّ قَرَأَ سُوْرَةً (الحدیث) ترمذی میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہ کرام کے سامنے سورۂ رحمن شروع سے آخر تک پڑھی، صحابہ چپ رہے اس پر آپ نے فرمایا کہ یہی سورۃ لیلۃ الجن میں جنات پر جب میں نے پڑھی تو انہوں نے تم سے بہتر اس کا جواب دیا۔ جب بھی میں فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَاتُکَذِّبَانِ پڑھتا تو جنات ان لفظوں کے ساتھ اس کا جواب دیتے۔ ''لَا بِشَیْئٍ مِنْ نِعَمِکَ رَبَّنَانُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس قسم کی آیتوں کا جواب قاری یا مصلی کے اعتبار سے نہیں بلکہ خود اس کلام پاک کے معنی اور موقعہ کے لحاظ سے ہے جب ہی تو آپ نے صحابہ کرام کے سکوت پر اعتراض فرمایا اور جنات کے جواب دینے کو مدحیہ طور پر ذکر فرمایا، گویا آپؐ نے اس طرح کر کے صحابہ کو تعلیم دی کہ اس قسم کی آیتوں سے جب تمہارا گذر ہو تو اس کا جواب ضرور دو۔ اسی طرح آیت اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ۔ سننے والے کو اس کا جواب لفظ ''بلیٰ'' سے دینا چاہیے۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی میں حکم ہے کہ رب کی پاکی بیان کر و خ اس کے جواب میں قاری کو بھی اور سامع کو بھی۔ ''سبحان ربی الاعلیٰ کہنا چاہیے۔ اسی طرح جب عذاب کی آیت پڑھی جائے تو عذاب نار سے پناہ مانگنا چاہیے اور اگر رحمت کی آیت تلاوت کی جائے تو اللہ تعالیٰ سے اس کو طلب کرنا چاہیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی دستور تھا۔ ہم کو بھی اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے (اسی قسم کا بیان امام نووی کی ''کتاب الاذکار'' میں موجود ہے۔ ۱۲ واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 102-104

محدث فتویٰ